ابو بنتین محمد فراز عطاری مدنی عفی عنہ

+923212094919

# تعارف

آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا نام عثمان، کنیت ابو عَمْرو اور القابات میں ذوالنورین (دو نور والے) اور جامع القرآن (قرآن پاک کو جمع کرنے والے) زیادہ مشہور ہیں۔

(اسد الغابۃ، عثمان بن عفان)

# ذوالنورین کہنے کی وجہ

اس لقب کی زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کے بعد دوسری شہزادی صاحبہ آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ان شہزادیوں کے نام ہیں:

- حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ عنہا
- حضرت سیدنا ام کلثوم رضی اللہ عنہا

(تہذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلثۃ، ج۱، ص۴۵۳)

**اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:**

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

## جامع القرآن کہنے کی وجہ

امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مشورے سے مختلف جگہوں سے قرآن پاک کے تمام صحائف جمع کر لیے تھے، مگر اس میں تین(3) کام باقی تھے۔

- ❖ جمع کیے گئے صحائف کو ایک مُصْحَف میں نقل کرنا۔
- ❖ پھر اس ایک مصحف کے مختلف نسخے اسلامی ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا
- ❖ سب کو لہجہ قریش پر پڑھنے کا حکم دینا۔

یہ تینوں کام اللہ پاک نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے لیے اور قرآن عظیم کا جمع کرنا وعدۂ الٰہیہ کے مطابق مکمل ہوا، اس لیے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جامِعُ القرآن کہتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۴۵۲، ملخصًا)

## ولادت

صحیح قول کے مطابق آپ کی ولادت واقعہ فیل کے 6 سال بعد ہوئی۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، عثمان بن عفان)

## فضائل:

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں شامل ہیں جو شروعِ اسلام میں ایمان لائے تھے۔

- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ راہِ خدا میں ہجرت کا شرف حاصل کیا۔
- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔
- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نام ان صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی فہرست میں شامل ہے جو رشتہ داروں کی تمام تر تکالیف سہنے کے باوجود ایمان پر ثابت قدم رہے۔
- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سیرت میں بھی بے مثال تھے، صورت میں بھی بے مثال تھے۔
- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔
- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حِلم اور صبر و شفقت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، اسد الغابہ، الریاض النضرہ، وغیرھم)

## شانِ عثمان غنی بزبان پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

- عثمان مجھ سے ہے اور میں عثمان سے ہوں۔

(ابن عساکر، عثمان بن عفان، ۳۹/ ۱۰۲، حدیث:۷۸۷۸)

- جنت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عثمان بن عفان ہیں۔

(ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۳۹/ ۱۰۴، حدیث:۷۸۸۱)

❖ بروزِ قیامت عثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلاحساب جنت میں داخل ہوں گے جن پر جَہنّم واجب ہو چکی ہو گی۔

(ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۳۹/۱۲۲، حدیث:۷۹۱۶)

❖ میری امت میں سب سے زیادہ پیکر شرم وحیا اور معزز و مکرم عثمان بن عفّان ہیں۔

(مسند الفردوس ،۱/۲۵۰، حدیث: ۱۷۹۰)

❖ میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفّان ہیں۔

(مستدرک ، کتاب معرفۃ الصحابۃ ،باب جبر ھذہ الامۃ عبد اللہ بن عباس ،۴/۶۸۹، الحدیث:۶۳۳۵)

## عبادات عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر...الخ، ۲/۱۷۳، حدیث:۶)

جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: ”تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت کرتے اور ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کرتے تھے۔“

( الزھد للامام احمد، زھد عثمانِ بن عفان ،ص ۱۵۳، حدیث: ۶۷۳)

## حضرت عثمان غنی اور اتباعِ رسول

ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بغیر تازہ وُضو کئے نماز ادا کی پھر فرمایا: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اسی طرح کیا تھا۔

(مسند احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/ ۱۳۷، حدیث:۴۴۱)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔

(مسند احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/ ۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

## سخاوت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیھم الرضوان کو غزوہ تبوک کی تیاری کے لئے ترغیب ارشاد فرمارہے تھے تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کی پالان اور دیگر متعلقہ سامان سمیت 100 اونٹ میرے ذمے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ ترغیب ارشاد فرمانے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کی تمام سامان سمیت 200 اونٹ میرے ذمے ہے، تیسری مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی سامان سمیت 300 اونٹ کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔ یہ سُن کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بہت خُوش ہوئے۔ اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کا ایک لقب ''مُجَھِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ'' یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاوَنت کرنے والا بھی ہے۔

(ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ج۵، ص۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: "خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت آپ (رضی اللہ عنہ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی بار میں ایک سو(100) کا اعلان کیا، دوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری

بار اور 300 کا کل 600 اونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۳۹۵، از کراماتِ عثمانِ غنی، ص۶)

ایک موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے 35000 کا کنواں جسے بئر رومہ کہا جاتا ہے وہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے پانی کا جنتی چشمہ عطا کیا گیا۔

(معجم کبیر، بشیر الاسلمی ابو بشر، ج۲، ص۴۱)

## شہادت

آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت 18 ذوالحجہ بروز جمعہ 35 ھجری میں ہوئی۔ حضرت جبیر بن مُطْعِم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔

(اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳ / ۶۱۶-۶۱۴ ملخصًا)

8 اگست 2020 بمطابق 18 ذوالحجہ 1441

میری دیگر کتابیں پڑھنے کے لئے اس لنک پر جائیں

https://archive.org/details/@farazattari26